Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

چلد ۷۸/۴۳ | بدھ ۴ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ ، ۲۶ ہجرت ۱۳۷۲ہش ، ۲۶ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۰

اپنے آپ کو خدا کا دوست بنائیں

احمدیوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط اور مکمل تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو خدا کا دوست بنائیں۔ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم کریں۔ ان کو روزانہ بتائیں کہ خدا ہی سب کچھ ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جوتے کا تسمہ بھی چاہیئے تو وہ بھی خدا سے مانگو۔ جب بھی کسی شئے کی ضرورت ہو تو خداوند کریم سے مانگو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور ویل بھیجا ہے۔ چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ (ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے) (الماعون: ۵) خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۶۱)

اعلان ولادت

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ تحریر فرماتے ہیں: عزیزم سید نصیر احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم سید ظہور احمد صاحب سمن آباد کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۲ مئی کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے اور نومولود خاکسار کا پڑنواسہ ہے احباب سے اس بچہ کے نیک، صاحب عمر، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقدیر صاحب امیر راہ مولا ساہیوال کے والد محترم چوہدری عبدالرحیم مجاہد صاحب کو یکم مئی ۹۳ء برین ہیمبرج کی وجہ سے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم منظور احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد صدیق صاحب)

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ولد مکرم شیر محمد صاحب آف چک نمبر ۱۰۶/پ تحصیل و ضلع رحیم یار خان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا اُن کا پلاٹ ۲۲/۴۳ (برقبہ ایک کنال ۳.۰۴ مرلہ) دارالرحمت شرقی (الف) درج ذیل تفصیل کے مطابق مذکورہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱:۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد محمد صدیق صاحب ۷ مرلہ
۲:۔ " مبارک احمد صاحب " " " ۲ "
۳:۔ " عبدالخالق صاحب " " " ۷ "
۴:۔ محترمہ محمودہ فرحت بیگم صاحبہ " " " ۵ "

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱:۔ مکرم منظور احمد صاحب بیٹا
۲:۔ " عبدالخالق صاحب "
۳:۔ " بشیر احمد صاحب "

باقی صفحہ ۷ پر

خطبوں کی حاضری بڑھانے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

میں خصوصیت سے اہل ربوہ اور پاکستان کے ان دیہات کو جن کے متعلق رپورٹیں مل رہی ہیں کہ دن بدن شوق بڑھ رہے ہیں اور ذاتی انٹینا بھی لگ رہے ہیں اور جماعتی بھی لگ رہے ہیں ایسے لوگ جنہوں نے مقامی خطبہ جمعہ بھی چھوڑ دیئے تھے۔ وہ دوڑ دوڑ کر آتے ہیں اور وہ جو احمدیت کے کنارے تک پہنچ گئے تھے وہ تیزی سے مرکز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جب یہ رپورٹیں ملتی ہیں تو میرا دل چاہتا ہے کہ یہ تعلق اور بھی بڑھیں۔ اس لئے میں جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ کثرت سے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ احمدی خواہ مجبوری کی خاطر ہی آجائیں ایک دو دفعہ آجائیں تو پھر اللہ نے چاہا تو وہ یہیں کے ہو رہیں گے۔ پھر واپس نہیں جائیں گے۔ اب بھی ربوہ سے جو رپورٹ مل رہی ہے اس کے مطابق جتنی تعداد میں جمعہ پر پہنچا کرتے تھے اس سے زیادہ تعداد میں اب یہاں آنے لگے ہیں لیکن للّٰہی محبت کی خاطر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ لوگ جمعہ پر نہ جانا شروع کریں تو میرا دل خوش نہیں ہوگا۔ یہ بھی خطبہ ہے۔ یہ بھی دین کا کام ہے۔ دین سے محبت کی خاطر اگر آئیں اور دین کے فرض سے غافل ہو جائیں تو یہ میرے لئے خوشی کی نہیں بلکہ سخت فکر کی بات ہو گی۔ اور اس میں مخفی شرک کا ایک پہلو مجھے دکھائی دے گا اور واقعۃً اگر ہم اپنے نفوس کا تجزیہ کریں تو اسطرح ہم اپنی نیتوں کو پہچان سکتے ہیں۔ پاک نام پر نیتیں چلتی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ بدیاں ساتھ لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ پس دنیا میں جہاں بھی کوئی احمدی میری محبت کی خاطر جو آغاز ہے انجام نہیں۔ خدا کی طرف حرکت کی ایک منزل ہے۔ آخری منزل نہیں۔ اس وجہ سے خطبوں میں آنا شروع ہوئے ہیں۔ اب ان کو للّٰہی محبت ثابت کرنے کی خاطر ہر نیکی کے کام پر لازماً پہنچنا ہوگا۔ جمعہ سے شروع کریں۔ پھر پانچ نمازوں پر (بیوت الذکر) میں حاضری دیں۔ تب میرا سینہ ٹھنڈا ہوگا۔ تب یہ ساری عالمگیر جماعت واقعۃً للّٰہی محبت کرنیوالی جماعت شمار ہوگی۔ یعنی خدا کے حضور ایک للّٰہی محبت کرنے والی جماعت لکھی جائے گی۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء)

ورق کے ایک طرف لکھئے اور حاشیہ چھوڑ کر لکھئے یہ بات صرف نو آموز مضمون نگاروں کے لئے نہیں ہے۔ یہ بات سب کے لئے ہے۔ ورنہ مضمون کی اشاعت میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور مضمون شائع ہونے سے رہ بھی سکتا ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ - ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۲۶ - مئی ۱۹۹۳ء

کوشش کی بنیاد

اس میں کیا شک ہے کہ انسان محنت کرتا ہے تو اس کا پھل بھی اسے ملتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اسے وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ البتہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوشش کا پھل ملتا ہے۔ یہ نہیں کہ جو کچھ اسے ملا ہے وہ سب کچھ اس کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ فرق ہے نا ان دونوں باتوں میں۔ یعنی کوشش کا پھل ملتا ہے۔ جو کچھ اس کے پاس ہے ضروری نہیں کہ وہ کوشش ہی کا نتیجہ ہو۔

دراصل بات یہ ہے کہ کوشش کے لئے جن عوامل کی ضرورت ہے وہ تو کوشش سے پہلے اس کے پاس ہوتے ہیں۔ اگر وہ عوامل اس کے پاس نہ ہوں تو وہ کوشش ہی نہ کر سکے۔ گویا جو کچھ اس کے پاس ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک کوشش سے پہلے کی دوسرے کوشش کے بعد کی۔ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ چیزیں بن مانگے دیتا ہے اور کچھ مانگنے پر۔ اور اس مانگنے میں کوشش شامل ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ "ضروری طور سے یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے اور اس کے لاکھوں فضل ایسے بھی ہیں۔ کہ جو محض اس کی رحمانیت کی وجہ سے ہمارے شامل حال ہیں۔" حضور اقدس فرماتے ہیں۔ زمین آسمان ان میں تمام چیزیں اور خود ہماری بناوٹ اور وہ حالت کہ جب ہم ماؤں کے پیٹ میں تھے اور اس وقت کے قویٰ - ان باتوں میں شامل ہیں جو ہمارے مانگنے کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں ہمارے شامل حال کر دی ہیں۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن پر غور فکر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

غور سے دیکھا جائے تو ہماری کوشش کی بنیاد وہ کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تحت ہمیں دے رکھی ہے۔ پس ہمیں ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے اور ان سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ جو صفت رحمانیت کے تحت ملی ہیں۔ ان کو آگے بڑھانے کے لئے کوشش اور دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلصانہ کوششوں کو بارور کرتا ہے اور کوششیں۔ مخلصانہ کوششیں۔ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ ہم جس قدر چاہیں ان سے استفادہ کریں۔ یہی ہماری ترقیات کی راہ ہے اور یہی وہ زینہ ہے جس پر قدم رکھ کے ہم بلندیوں کو چھو سکتے ہیں۔

گو تم مری مشکل کبھی آساں نہیں کرتے
مجھ کو مرے حالات پریشاں نہیں کرتے
مجھ کو بھی اسی زمرۂ احباب میں جانو
جو اپنی تمناؤں کو ارزاں نہیں کرتے

ابوالاقبال

(۱)

فقط پیرایۂ حسنِ بیاں ہیں
گل و لالہ، مہ و مہر و ستارہ
حقیقت پردۂ اسرار میں ہے
جہانِ رنگ و بُو ہے استعارہ

(۲)

نگاہِ شوق سے پیدا جہاں ہے
نگاہِ شوق رازِ کُن فکاں ہے
چھپا ہے کون دردِ آرزو میں
نگاہِ شوق کس کی ترجماں ہے

(۳)

سرورِ درد سے سرشار ہو جا
محبت بن سراپا پیار ہو جا
ترے دل میں ہو اتنی دردمندی
اگر دشمن بھی ہو غمخوار ہو جا

(۴)

مجھے بیگانہ مجھ سے کر گیا ہے
عجب شے ہے سرورِ آشنائی
ترے جذبِ محبت نے دیا ہے
عبودیت کو نورِ کبریائی

(۵)

بلند اتنا ترا کاشانۂ نور
کہ تیری گردِ رہ روشن ستارے
مری پستی پہ بھی لطفِ نگہ کر
بہت بے تاب ہیں اس کے نظارے

(۶)

ملی ہے تجھ کو دنیا کی امامت
تری تاریخ تاریخِ اُمم ہے
ترے ہاتھوں میں تقدیرِ جہاں ہے
فضائے بیکراں زیرِ قدم ہے

سعید احمد اعجاز

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ــــــ

علمی مسائل

(ب) دنیا میں جو کچھ بھی ہے انسان کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے اس رنگ میں صرف قرآن کریم ہی نے پیش کیا ہے ۔ اول تو اس سے شرک کا رد ہوتا ہے کیونکہ جب ہر چیز انسان کے لئے ہے تو پھر اس کا خدا ہونا بے معنی ہے کیونکہ خادم آقا نہیں ہو سکتا ۔ دوسرے اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز انسان کے فائدہ کے لئے ہے اس میں سائنس کی ترقی کا راستہ کھول دیا کیونکہ سائنس کا دار ومدار تحقیق پر ہے اور تحقیق اسی وقت شروع ہو سکتی ہے جب یہ یقین ہو کہ جس چیز کے بارے میں تحقیق کی جائیگی اس میں سے کوئی فائدہ مند علم پیدا ہوگا ۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ دنیا جہان کی ہر چیز انسان کے فائدے کیلئے ہے تو اول یہ ثابت ہوا کہ دنیا کی کوئی چیز نہیں جس میں فائدہ نہ ہو ۔ کسی ردی سے ردی شئے کو بھی بے کار نہ سمجھنا چاہیئے ۔ کیونکہ اگر کوئی ایک چیز بھی دنیا کی بے کار ثابت ہو تو یہ (ب) غلط ہو جاتی ہے ۔ کس جہالت کے زمانے میں قرآن کریم نے یہ زبردست علمی بات بیان فرمائی ۔ اس زمانے میں تو سوائے دنیا کی محدود سے چند چیزوں کے باقی سب چیزوں کو بے کار محض خیال کیا جاتا تھا لیکن قرآن کریم نے فرمایا یہ غلط ہے کوئی چیز بے کار محض نہیں بلکہ ہر چیز انسان کے فائدے کے لئے ہے ۔ آج ہزاروں لاکھوں اشیاء کے فوائد معلوم ہو چکے ہیں اور باقیوں کے آئندہ معلوم ہوتے چلے جائیں گے ۔ اور جو کوئی کہے کہ دنیا کی ایک شئے بھی ایسی ہے جو بیکار ہے اور اس میں انسان کے فائدہ کا کوئی سامان نہیں ہے ۔ وہ جاہل ہے اور قرآن کریم اس کی بات کو رد کرتا ہے ۔

دوسرا امر اس سے یہ نکلتا ہے کہ جن چیزوں میں فوائد نکلیں اگر وہ مرکب ہوں تو جن اجزاء سے وہ بنی ہیں آگے وہ اجزاء بھی پھر انسان کے لئے مفید ہیں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جو کچھ دنیا میں ہے سب کچھ تمہارے لئے پیدا کیا گیا) ــــــ کا لفظ اسی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے کہ خواہ مفردات ہوں خواہ مرکبات خواہ ذرات ہوں خواہ مجموعہ ذرات سب کی سب اشیاء انسان کے لئے مفید ہیں ۔ پس اگر سائنس کسی مرکب وجود کو پھاڑ کر اس کے اجزاء دریافت کرے تو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ان مفردات میں پھر آگے اور فوائد مخفی نکلیں گے ۔ اور صرف فوائد مخفی نہ ہوں گے بلکہ ایسے فوائد مخفی ملیں گے جو انسان کے لئے مفید ہوں گے ۔

تیسرے یہ بتایا گیا ہے کہ جو چیزیں بظاہر انسانی زندگی یا اس کے جسم کے لئے مضر نظر آتی ہیں ان میں بھی انسان کے فائدہ کے اسباب موجود ہیں خواہ کوئی کس قدر ہی خطرناک زہر کیوں نہ ہو اس کا بھی کوئی نہ کوئی مفید استعمال ضرور ہے جس میں انسان کے لئے فائدے کا پہلو ہے ۔ اس نکتہ کو سمجھ کر لوگوں نے سنکھیا کچلہ ۔ سانپ کے زہروں وغیرہ سے فوائد طبیہ حاصل کئے ہیں ۔ مگر افسوس کہ اس کتاب کے کمال کا اعتراف نہیں کیا جس نے ان ایجادات سے بہت پہلے اس زبردست سچائی کی طرف اشارہ کیا تھا اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ تمہارے فائدے کے لئے ہے ۔ پس اس کو فساد اور جھگڑے کا ذریعہ بنانا درست نہیں ۔

اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب بنی نوع انسان کی مشترک وراثت ہے پس اس کا استعمال اس رنگ میں نہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایک فرد یا ایک قوم کی مخصوص ملکیت ہو جائے اس نکتہ کو نظر انداز کر کے اس وقت یورپ تباہی کی طرف جا رہا ہے ۔ اگر قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کیا جاتا تو یہ حسد اور بغض جو مختلف ممالک اور مختلف اقوام اور مختلف گروہوں اور مختلف افراد میں پیدا ہو رہا ہے کبھی نہ ہوتا ۔ دین حق نے صدقہ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے رکن کو بھی اسی اصل پر مبنی رکھا ہے ۔ اصل میں زمین کی سب اشیاء سب انسانوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور انسان مجموعی طور پر ان کا مالک ہے ۔ پس گو انفرادی قبضہ کو تسلیم کیا جائے مگر یہ ایسے رنگ میں نہیں ہونا چاہیئے کہ دوسرے حق دار اس سے فائدہ اٹھانے سے کلی طور پر محروم ہو جائیں

اس آیت میں مذاہب کی جنگ کا بھی عجیب طرح فیصلہ کیا گیا ہے مثلاً ہندوؤں کا خیال تھا کہ یہ دنیا گندی ہے اور اس سے بچنے میں ہی نجات ہے چنانچہ تناسخ کے مسئلہ کی بنیاد اسی پر ہے ۔ اس خیال کی وجہ سے ہندوؤں میں مکتی کا لفظ اس حالت کے لئے بولا جاتا ہے جب انسان دنیا سے آزاد ہونے کی جدو جہد میں کامیاب ہو جائے اور مکتی کے معنی محض دکھوں سے نجات کے ہیں ۔ مسیحیوں میں بھی نجات کی امید کی گئی ہے اور نجات کے معنے بھی تکلیف اور ضرر سے بچ جانے کے ہیں ۔ غرض انہوں نے بھی دنیا کو گندہ قرار دیا ہے اور اسی وجہ سے مسیح علیہ السلام نے ایک مالدار سے فرمایا ہے کہ پہلے اپنے مال کو لٹا آ ، پھر آکر میرا مرید بنیو ۔

(متی باب ۱۹ آیت ۲۱ ، ۲۲)

بدھوں میں بھی کامیاب ہونے والے شخص کے لئے نروان کا لفظ رکھا گیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ تمام خواہشات سے بچ گیا ۔ گویا ان کے نزدیک بھی محض خواہش بری شئے ہے ۔ ان کے نزدیک اچھی اور بری دو قسم کی خواہشات ہو ہی نہیں سکتیں ۔ زرتشتیوں نے بھی بعض اشیاء کو مضر اور بعض کو مفید قرار دیا ہے ۔ اور اس فرق کی وجہ سے اس دھوکے میں پڑ گئے ہیں کہ دنیا کے دو خدا ہیں ۔ ایک خالق خیر ہے اور ایک خالق شر ہے ۔ لیکن ان تمام تعلیموں سے ظاہر ہے کہ ان اقوام نے دنیا کی پیدائش کو ایک آزمائش قرار دیا ہے ۔ بڑے اور رائج الوقت مذاہب میں سے صرف یہودیت اور اسلام ہی ہیں جنہوں نے اس دنیا کو ایک سزا نہیں قرار دیا ۔ مگر ان دونوں میں آگے یہ فرق ہے کہ یہودیت نے صرف اسی دنیا کو اپنا مقصد قرار دے لیا ہے ۔ پس اسلام ہی اس بات میں منفرد ہے کہ اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ دنیا میں انسان کا آنا اس لئے نہیں کہ وہ دنیا سے بچے بلکہ اس لئے ہے کہ اس کو نیک استعمال کے ذریعے سے عاقبت کی درستی کا ذریعہ بنائے ۔

پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں :

"پھر موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں "

(الفضل ۴ فروری ۱۹۷۳ء)

افراد جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر کے اس روحانی تحریک کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

معاشرے میں خصوصاً دیہاتی ماحول میں بعض ایسے امور ہوتے رہتے ہیں جو شرک اور بدعت پر مبنی ہوتے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے امور پر حضرت بانی سلسلہ اور ائمہ جماعت کی تعلیمات کو ذہن میں رکھیں

ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی میں اساتذہ کی تین ۳ اور لیبارٹری اسسٹنٹ کی دو ۲ آسامیاں خالی ہیں ۔

۱ ۔ اساتذہ کی اسامیوں کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں بی ایس سی ، بی ایڈ یا ایم اے ایم ایس سی (کم از کم سیکنڈ ڈویژن) ہونا لازمی ہے ۔ (ریاضی ۔ فزکس ۔ کیمسٹری ۔ بیالوجی ۔ باٹنی) انگریزی ۔
بی ایس سی میں کیمسٹری اور بیالوجی کے مضامین والے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی ۔

۲ ۔ لیبارٹری اسسٹنٹ کے لئے ایف ایس سی فزکس کیمسٹری بیالوجی کے ساتھ بی ایس سی بھی درخواست دے سکتے ہیں ۔

اکیڈمی میں پڑھانے کے خواہش مند امیدوار فوری طور پر اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر خاکسار سے مل لیں ۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

'Patriots to the core

Being a founder member of Human Rights Commission of Pakistan, I would like to avail the hospitality of your newspaper and dilate upon a humanitarian issue regarding the Ahmadiyya community.

If the history of Pakistan is appreciated in its proper perspective and without any prejudice, this community has substantially contributed to the creation of this state. Probably this was one of the considerations besides others that led the founder of this country to appoint Ch. Muhammad Zafarullah Khan as foreign minister of Pakistan.

It would be quite germane to mention here that Ch. Muhammad Zafarullah Khan was also elected president of All India Muslim League in the year 1931. The Quaid had reposed so much confidence in him that he handed over the brief of Muslim League to him to represent before the Boundary Commission in 1947.

He conducted the case with such splendid ability that even his adversary appearing for Indian National Congress Sir Seetalwad admired his fine performance. The press of Pakistan praised him in very high terms.

A high powered commission of Inquiry constituted in 1953, consisting of the then chief justice Muhammad Munir who was also one of the members of the Boundary Commission and an eminent judge Mr. M.R. Kayani paid Ch. Muhammad Zafarullah Khan glowing tributes for his very able advocacy of the Pakistan case before the Boundary Commission.

Then the Quaid sent Ch. Zafarullah Khan to the United Nations to represent the country where India had lodged a complaint against Pakistan on the Kashmir dispute. Here, too, he conducted the case for Pakistan so brilliantly that complainant party became defensive in posture and ultimately Ch. Sahib due to his great advocacy, succeeded in securing the much cherished and famous resolutions from the security council for holding impartial plebiscite in Kashmir.

Later he brought many honours to Pakistan as he was elected president of the UN General Assembly and twice elected judge of the International Court of Justice. Eventually, he retired as president of the International Court of Justice. So far he is the only person who was president of the United Nations General Assembly and also held the honour of being president of International Court of Justice.

The other internationally recognised personality who also belongs to this community is Prof. Abdus Salam who won the Nobel Prize for Physics in 1979. Dr. Salam is one of the most honoured physicists as he has been elected member of practically every science academy of any standing. These include the US, USSR, British, French, Italian, Swedish, Polish, Indian and innumerable others on the five continents. Presently he is also chief of Third World Academy of Science and Technology at Triest.

He once said that the British government had offered him British nationality immediately before 1979 but he refused solely on the consideration that if with God's grace, he happened to secure the Nobel Prize, then no other country should share this honour with Pakistan.

In the year 1988, he was invited to deliver the Faiz Memorial Lecture. He was extended great ovation by those present there. To the utter surprise of the audience, he commenced his speech by saying that one thing is glaringly common between him and late Faiz that he too was a *persona non grata* in his own country.

It may be pertinent to refer to 1965 war with India. Lt.-Gen. Akhtar Malik, who made galloping advances in Chhamb Jourian Sector and disturbed the Indian High Command's strategy to a great extent, also belonged to this community.

Similarly, Lt.-Gen Abdul Ali Malik valiantly fought the biggest battle of tanks at Chawinda Sector disobeying the order of retreat by his senior commander. Both these brothers are well-known as heroes of 1965 War. They are in fact heroes of the whole nation. In the 1971 War, with India, the only sector known as "Chhamb" where significant advance was made under the command of Maj.-Gen Iftikhar Junjua. He too was a member of this sect and is buried at Rabwah.

The above examples are simply cited to depict spirit of patriotism which prevails in this community as a whole and which seems to be part of their basic training. That in consequence of various extremist groups involved in spreading hatred amongst various religious factions of society, according to weekly Lahore dated 28.11.1992, following known cases have been instituted against various members of the community under different heads:

For reciting Kalima Tayyaba; 718 cases.

For using Sha'air-i-Islam; 729 cases.

For saying prayers; 647 cases.

About 109 places of worship were either desecrated or captured by religious bigots.

Pakistan's campaign for the restoration of Babri Mosque and the rights of Indian Muslims can only be fortified if the real culprits who indulged in arson and desecreation of minorities places of worship here and caused loss to their lives and properties are dealt with severely, in accordance with law without any fear or favour.

It will be of some interest to refer to State Department and Amnesty International report as appeared in your esteemed paper dated 10th January, 1993 under the caption "Accuse Pakistan of Human Rights abuses:-

The relevant excerpt is as follows:-

" According to the State Department and Amnesty International serious human rights abuses continue to take place in Pakistan...Human Rights monitors have also expressed concern about incidents of religious persecution of Ahmadiyya Muslim and Christians which continue to occure."

In the end, I appeal to the conscience of the people to rise above religious and sectarian differences and adopt the course of enlightenment and understanding at the commencement of new century in a befitting way.

SALIM AHMAD MALIK,
Lahore

THE FRONTIER POST *Friday March 19, 1993*

(اردو ترجمہ ۶ اپریل ۱۹۹۳ء کے الفضل میں چھپا)

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

PK or not PK

I finally managed to look at Abdus Samad's article *Whose Development Is It Anyway?* in the *Herald* November 1992 issue which I found very interesting and innovative. I enjoyed the writer's characterisation of an ongoing intellectual debate immensely and was moved to write this to you.

Perhaps as a legacy of our colonial past, our establishment, both academic and policy-making, is truly made up of Dr Phanney Khans. These Dr PK's brook no debate nor do they accept any peers. They truly rule the roost. They are the recipients of donor and state patronage by means of which they always manage to control state institutions, seminars and other forums such as official committees. By means of their influence in official circles, they tend to stifle all debate, thereby ensuring that no new ideas are aired.

In contrast, poor Miskeen Shah seeks to compete overseas because he feels that excellence in the international market is his ticket to acceptance at home. He finds out, however, that no matter what his professional standing overseas, the Dr PKs of Pakistan will always have the official blessing to close doors against professionalism and fresh ideas. What Mr Samad did not convey was that the erudite and well spoken Dr PK, the local hero, would always carry the day in the eyes of the local audience. Poor MS's ideas, no matter how well researched or thought out, would not be acceptable even if of immense value. MS could win a Nobel prize but the local establishment, led by the Dr PKs, would not allow him to enter the country or receive any recognition at home. Our Nobel Laureate, Dr Salam, is an ideal case in point. Unfortunately, that is the nature of discourse in our country.

M. Arif
Lahore

The Herald, May 1993

دی ہیرلڈ مئی ۱۹۹۳ء

دی ہیرلڈ کے مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایم۔ عارف۔ لاہور سے کہتے ہیں۔ مجھے آخرکار عبدالصمد صاحب کے اس مضمون کو دیکھنے کا موقعہ مل گیا جس کا عنوان ہے "یہ ترقی آخر کس کے لئے ہے"

یہ مضمون ہیرلڈ نومبر ۱۹۹۲ء کے شمارے میں چھپا تھا اور میں نے اسے نہایت دلچسپ پایا اور نئی نئی باتیں پیش کرنے والا ۔ میں نے مقالہ نگار کی کردار سازی کو بہت دلچسپی سے پڑھا۔ یہ ایک ایسی بحث ہے جو جاری ہے اور اسی نے مجھے یہ بات لکھنے پر مجبور کیا ہے۔

شائد یہ ایک ورثہ ہے ہمارے نوآبادیات کے ماضی کا، ہماری انتظامیہ کا، جس کا تدریس سے تعلق ہے اور پالیسی بنانے والوں سے ۔ یہ حقیقت میں ڈاکٹر پھینی خان کا ہے ۔ یہ ڈاکٹر پی۔ کے ایسے ہیں کہ کسی بحث میں نہیں پڑتے اور نہ کسی بڑوں کو مانتے ہیں۔ وہ اس آشیانہ پر پورا اقتدار رکھتے ہیں جو لوگ دینے والے ہیں ان سے وہ سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں اور حکومت بھی ان کی سرپرستی کرتی ہے جس سے وہ حکومت کے اداروں کو اپنے کنٹرول میں رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ سیمینار بھی منعقد کرتے ہیں اور فورم بھی جیسا کہ سرکاری کمیٹیاں ہوں۔ اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے جو انہیں سرکاری حلقوں میں حاصل ہے وہ بحث کا گلا گھونٹ دیتے ہیں اور اس طرح وہ اس بات کا انتظام کر لیتے ہیں کہ نئے خیالات سامنے نہ آنے دئے جائیں۔

اس کے مقابلہ میں غریب مسکین شاہ چاہتے ہیں کہ بیرونی ممالک کے لوگوں سے مقابلہ کریں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں تک اہلیت اور قابلیت کا تعلق ہے وہ عالمی مارکیٹ میں زیادہ میسر ہے اور اس سے گھر کی منڈی میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ البتہ انہیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا پیشہ کچھ ہی ہو جس کی انہوں نے باہر سے مہارت حاصل کی ہو ڈاکٹر پی۔ کے جو پاکستان کے ہیں وہ ہمیشہ سرکاری برکات کے دروازے ان پر بند رکھتے ہیں اور اس طرح وہ بیرونی ممالک کے خیالات کو داخل نہیں ہونے دیتے۔ جو بات مسٹر صمد نے پیش نہیں کی وہ یہ تھی کہ ایک بہت لکھا پڑھا اور بہت بڑا شخص ڈاکٹر پی۔ کے جو مقامی ہیرو ہیں۔ ہمیشہ اس طرح کام کرتا ہے کہ لوکل حکام کی نظر میں رہے۔ غریب ایم۔ ایس۔ سی کے خیالات چاہے وہ کتنی بھی تحقیقات کے بعد نہ حاصل کئے گئے ہوں وہ انہیں قابل قبول نہیں ہوتے چاہے وہ کتنے بھی قابل قدر کیوں نہ ہوں۔ ایم۔ ایس۔ نوبل انعام حاصل کر سکتے ہیں لیکن مقامی انتظامیہ جو ڈاکٹر پی۔ کے۔ کی راہنمائی میں کام کرتی ہے۔ اسے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ وہ ملک میں داخل ہو یا ان کی کسی طرح پذیرائی ہو۔ ہمارے نوبل انعام حاصل کرنے والے ڈاکٹر سلام

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

کامیابی کا راز

ہمارے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امامت کے نظام سے وابستگی دینی اور دنیاوی طور پر ہر فرد جماعت کو کامیاب اور کامران بنا دیتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اخلاص اور نیک نیتی سے پیش کی ہوئی خدمات کا بھرپور صلہ عطا فرماتا ہے۔ اور ایک مخلص احمدی کے لئے اس سے بڑھ کر اور خوشی کیا ہو گی کہ وہ امام وقت کی بے لوث خدمت کرنے کی مقدور بھر کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی مساعی کو مشکور فرماوے۔

میرے ذہن میں اس وقت دو ایسی مثالیں آرہی ہیں یعنی دو ایسے مخلص اور بے لوث دوست جو بغیر کسی ظاہری لالچ یا طمع کے امام وقت کی ہمہ وقت خدمت کرتے رہے حضور سے وفا کرتے رہے اور ہر دم اس کوشش میں رہے کہ انہیں کوئی ایسا موقع میسر آئے جس سے وہ اپنے آقا اور مقتدا سے عملی طور پر عقیدت اور فرمانبرداری کا اظہار کر سکیں۔ ان میں سے ایک مثال میرے بہت ہی گہرے اور عزیز دوست چوہدری ظہور احمد صاحب (جو معمولی کلرکی سے نظارت دیوان تک پہنچے اور اس طرح صدر انجمن کا ایک معمولی کارکن ہوتے ہوئے۔ صدر انجمن کے سب سے بڑے عہدہ۔ ناظر۔ تک جا پہنچے) کی ہے ان کی زندگی کا ایک مقصد تھا کہ جہاں اور جس طرح بھی ہو۔ حضرت امام جماعت (اور ان کا زیادہ واسطہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام ثالث سے ہی پڑا تھا) کی خدمت کے لئے دل و جان سے ہمہ وقت تیار رہیں۔ خدمت کا جذبہ ان کی طبیعت میں طبعی طور پر ودیعت ہو چکا تھا۔ جب سے حضرت میاں صاحب کو قریب سے دیکھنے کی سعادت پائی ان کے اشاروں پر چلنا بلکہ اپنی فراست سے بھانپ لینا کہ حضور کی منشاء مبارک کیا ہے۔ اور اسی کے مطابق اپنے دل و دماغ کو حضور کی معاونت کے لئے تیار کر لینا۔ یہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے) کا امتیازی نشان تھا۔ وفا کے اس پتلے نے دن رات ایک کر کے حضور کے منشاء مبارک کو سمجھنا اور اس کے مطابق اپنے نفس کو ڈھالنا مقصد حیات بنا لیا تھا۔ حضور کے قریب ہوں یا بعد مکانی والی صورت ہو اپنے ذہن کو ہر دم خدمت کے لئے تیار رکھتے تھے۔ محبت دل سے اچھل اچھل کر نکلتی تھی۔ اس کی ایک مثال اس وقت میرے ذہن میں آرہی ہے (مجھے بھی حضور سے ایک دلی اور طبعی لگاؤ تھا۔ لیکن اس کا اظہار اس بے تابی سے کرنا جس کا نجی اور مجلسی محفل میں میرے دوست چوہدری ظہور احمد صاحب کرتے تھے۔ میں اس سے محروم تھا) میں ایک واقعہ کا ذکر کر کے چوہدری صاحب موصوف کی فطرتی وفاداری کی صفت حمیدہ کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں ایک دفعہ کسی جنازہ کے انتظار میں بعض دوست بہشتی مقبرہ میں جمع تھے۔ حلقہ بنائے کچھ ہم ذوق دوست ایک گروہ کی صورت میں منتظر کھڑے تھے۔ ان میں محترم میاں عبدالحق صاحب رامے مکرم سعید عالمگیر صاحب۔ یہ خاکسار اور چوہدری صاحب بھی موجود تھے۔ وقت گذارنے کے لئے ہم سب کسی گفتگو میں محو تھے بہشتی مقبرہ کی چاردیواری کے قریب کہ وہاں سے بہشتی مقبرہ کے مشرقی گیٹ کی طرف سے حضرت میاں ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ درجات بڑھاتا رہے) جو ہنوز "میاں صاحب" ہی تھے۔ چاردیواری کی جانب آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سبھی دوستوں نے دیکھا۔ لیکن جونہی چوہدری ظہور احمد صاحب کی نظر حضرت میاں صاحب پر پڑی بے ساختگی سے ورد کرنا شروع کر دیا۔ میاں صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ میاں صاحب!" حضور تو تیز تیز قدم اٹھاتے ادھر آ ہی رہے تھے۔ دو تین منٹ تک یقیناً اس جگہ آپہنچتے۔ جہاں ہم کھڑے تھے۔ لیکن ایک باوفا اور باصفا خادم اپنے قدموں کو آگے بڑھ کر استقبال کرنے سے کیسے روک سکتا تھا وہ۔ جلد جلد گیٹ کی طرف بڑھے اور حضرت میاں صاحب کے ساتھ قدم ملاتے چاردیواری تک لے آنے کی سعادت حاصل کر لی۔ حضور کو بھی ان کی وفاداری پر ناز تھا۔ وفاداری کی صفت کے ساتھ انہیں کام کرنے کا۔ محنت اور دلی شوق سے۔ ملکہ بھی حاصل تھا۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ غرض جس بھی ادارہ میں حضور نے سربراہی فرمائی

محترم چوہدری صاحب نے دل و جان سے حضور کے عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا شرف حاصل کیا۔ اور حضور کی ذرہ نوازی اور قدردانی نے چوہدری صاحب موصوف کو ان کی نیت کے مطابق نوازا اور وہ ترقی کرتے کرتے ناظر دیوان کے عہدہ جلیلہ تک جا پہنچے چوہدری صاحب موصوف گریجوایٹ بلکہ انڈر گریجوایٹ نہ تھے۔ تعلیم صرف میٹرک تک حاصل کی تھی۔ لیکن اخلاص، عقیدت اور وفاداری کی صفات نے فہم و فراست کو جلا بخشی اور حضور کی توجہ اور ذرہ نوازی سے چوہدری صاحب موصوف نے جماعت میں خدمت کے اعتبار سے خاص مقام حاصل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلسلہ سے وفاداری اور صحیح عقیدت کا جذبہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔

مختصرات

مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ساہیوال سے لکھتے ہیں:

بھارت میں جنگی قیدی ہونے کے دنوں کی بات ہے بریلی کیمپ میں قید میں جب دو برس ہونے کو آئے تو جنگی قیدی افسروں میں غیر یقینی صورت حال کے باعث مایوسی بڑھنے لگی۔

ایک دن ایک دوست راقم کے پاس آئے اور کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بتا دے کہ کب واپسی مقدر ہے۔ میں نے کہا کہ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی کریں چنانچہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک دوست میجر مبشر احمد صاحب بلوچ رجمنٹ کہہ رہے ہیں" ہم عیدالاضحیہ پر جائیں گے' چند روز کے بعد یہ عید آنے والی تھی۔ مگر میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ یہ قریب والی عید مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ واپسی کے لئے بڑے پیمانے پر انتظامی امور طے ہونے ہوتے ہیں۔ یہ اگلی عید کے لئے ہی ہو سکتا ہے

چنانچہ اگلی عیدالاضحیہ سے قبل واپسی کا حکم آگیا۔ انتظامی امور طے پانے لگے اور ریل گاڑیاں روانہ ہونے لگ گئیں۔ اللہ کے خاص فضل سے مکرم میجر مبشر احمد صاحب نے عین عیدالاضحیہ کے دن بارڈر کراس کیا۔

مکرم عبدالرزاق صاحب خوشاب سے لکھتے ہیں

ہمارے دادا جان کے بھائی بابا جان عبدالغفور خان صاحب ۱۲ جنوری ۱۹۷۸ء کو فوت ہوئے آپ کی عمر قریباً ۷۸ سال تھی۔ محترم بابا جان ابتدائی تعلیم سے محروم رہے۔ ابتداء ہی سے اپنے والد محترم غلام نبی خان صاحب کے ساتھ کاشتکاری میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ گھر کا خرچ انکی اسی محنت سے چلتا تھا۔ نہایت سادہ طبیعت تھی کسی لڑائی بھڑائی میں حصہ نہ لیتے تھے۔ ہم نے اپنے بچپن سے انہیں یا تو کھیتوں میں ہل چلاتے دیکھا یا بیت الذکر میں دیکھا۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اپنے بچوں کو تنگدستی میں بھی تعلیم سے نہ ہٹایا۔ البیت کی تعمیر و مرمت میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

ٹریفک

بعض لوگ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے جب اوورٹیک کرنا چاہتے ہیں تو خوب زور زور سے اور مسلسل ہارن بجاتے ہیں اور جب کچھ دیر تک اوورٹیک کا موقعہ نہیں ملتا تو اگلے ڈرائیور کے لئے نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ پولیس کے مطابق اوورٹیک کرنا کسی کا حق نہیں ہے کہ اسے حق کے طور پہ مانگا جائے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگلی گاڑی والے کو اخلاقی طور پہ یہ بات دھیان میں رکھنی چاہئے کہ جب بھی وہ مناسب سمجھے پچھلی گاڑی کو بلا تاخیر اوورٹیک کرنے کا موقعہ ضرور دے۔ یہ اس کا اخلاقی فرض ہے۔

(ادارہ)

بقیہ: ص ۴

ایک آئیڈیل کیس ہیں جنہیں سامنے رکھ کر یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے ہاں گفتگو کا یہی انداز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ـــــ صادقہ پروین۔ ربوہ

مکرم صوبیدار میجر دوست محمد لنگاہ صاحب

ہمارے پیارے ابا جان محترم دوست محمد صاحب ضلع سرگودہا کے گاؤں ادرحماں میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے ابتدائی تعلیم قریبی قصبہ بھابڑہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد بھلوال سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے۔ وطن عزیز کے کئی شہروں میں خدمات سرانجام دیں۔ بہت سی اعزازی سندات اور تمغہ جات حاصل کئے۔ آخر کار ۱۹۷۹ء میں صوبیدار میجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

دیانت داری خلوص اور سادگی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بات کے کھرے انسان تھے۔ دل میں کینہ رکھ کر ملنے سے کنارہ کشی اختیار کر لینے کو بہتر سمجھتے تھے۔ سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنتے۔ روزمرہ معاملات میں نظم و ضبط اور پابندی وقت کا بے حد خیال رکھتے۔ زندگی ہر قسم کے تکلفات سے پاک تھی اس لئے کبھی مالی مشکلات کا شکار نہ ہوئے۔

مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ پڑھتے رہنے کی عادت تھی۔ بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیتے۔ جو بچہ تعلیمی لحاظ سے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتا اس کی بہت حوصلہ افزائی کرتے الفضل اخبار کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے۔ نماز جمعہ کے لئے خاص اہتمام فرماتے نماز پنجوقتہ اور تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ گھر میں افراد خانہ کو جمع کر کے باجماعت نماز ادا کرتے۔ اس کے بعد دینی مسائل پر گفتگو کرتے۔ چلتے پھرتے اور روزمرہ کے کام کاج کے دوران ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اپنے محلہ دارالعلوم جنوبی میں انصاراللہ کی تنظیم کے ذمہ دار عہدے پر فائز رہے۔ آپ موصی تھے۔ اپنی آمد پر شرح کے مطابق چندہ ادا کرتے۔ گھریلو اخراجات سے پہلے چندہ کی رقم علیحدہ رکھ لیتے۔ امام جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر سال عید کے موقع پر کسی غریب بھائی کو تحفے تحائف پیش کرتے۔

ملازمت کے دوران آپ نے تقویٰ اور دیانت داری کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔ آپکے طریقہ کار کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اگر کوئی کام قواعد کے خلاف ہوتا تو سائل سے صاف کہہ دیتے کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کوئی سفارش دھمکی یا لالچ غلط کام پر آمادہ نہ کر سکتی۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ کوئی افسر معائنے کے لئے آیا۔ اس نے ان کی یونٹ کے کسی شخص سے پوچھا۔ "سنا ہے اس یونٹ کا صوبیدار میجر قادیانی ہے۔ دیانت دار تو ہوگا" اس شخص نے جواب دیا "ہمارے لئے تو مصیبت ہے۔ کسی غیر سرکاری کام کے لئے ایک کیل کی بھی ضرورت ہو تو نہیں دیتا۔"

احمدیت سے بے پناہ محبت تھی مختلف شہروں میں قیام کے دوران مقامی احمدیوں سے روابط بڑھاتے نیز دعوت الی اللہ کو اپنا فرض سمجھ کر ادا کرتے۔ ابا جان کے تمام رشتہ دار گاؤں میں رہتے تھے لیکن مرکز سے محبت کی وجہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد کی زندگی ربوہ میں گذارنے کو ترجیح دی۔

ملازمت کے سلسلے میں مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) بھی گئے۔ وہاں تین سال تک قیام کیا۔ علاقہ کی مخصوص آب و ہوا طبیعت کو راس نہ آئی جس سے دمہ کی تکلیف شروع ہو گئی۔ تقریباً ۲۵ سال تک بڑے حوصلے اور صبر سے بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے آخر کار ۱۵ اور ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء کی درمیانی شب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے ایک بیوہ۔ چار بیٹیاں ایک بیٹا اور ایک نواسی یادگار چھوڑے ہم سب اللہ کی رضا پر راضی ہیں اور قارئین کرام سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ے دنیا بھی اک سرا ہے
بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے
آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا
یہ گھر ہی بے بقا ہے

نماز ہر بھلائی کی کنجی ہے۔

رانا عبدالرزاق خان ـــــ

مکرم رانا عبداللطیف خان صاحب کاٹھگڑھی

میرے والد رانا عبداللطیف خاں صاحب ۱۹۱۶ء میں کاٹھگڑھ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب ہمارے دادا جان عبدالحمید خاں نے ۱۹۰۱ء کے قریب بیعت کی۔ آپ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے آپ ۱۹۳۳ء میں ریلوے پولیس انڈیا میں بھرتی ہوئے۔ اور ۱۹۴۷ء تک یہ ملازمت کی۔

۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۱ء تک جماعت احمدیہ کی نو شور کوٹ میں صدر جماعت کے عہدہ پر قائم رہے۔ ۱۹۵۱ء میں چک نمبر ۲/T.D.A خوشاب میں آبادکاری سکیم کے تحت زمین لی تو اس وقت ساری برادری نے آپ کو متفقہ طور پر نمبردار چنا۔ آپ نے نمبرداری کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے نبھائے۔ اگر کسی دوست یا رشتہ دار کے پاس واجبات سرکار نہ ہوتے۔ تو خود اپنی جیب سے ادا کرتے۔ بعض اوقات برادری کی خاطر تکالیف بھی اٹھائیں۔

جماعت میں بھی کئی عہدوں پر کام کیا۔ سیکرٹری مال کے عہدہ پر بھی کام کیا۔ البیت کی تعمیر و مرمت میں تعاون کیا کرتے تھے ہماری تعلیم کی طرف آپ نے بہت توجہ کی۔ مجھے آپ نے تنگی حالات میں بھی بی اے تک پڑھایا۔

جماعتی مسائل کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے۔ مہمان نوازی میں آپ بہت خوش ہوتے تھے۔ گھر میں جو روکھی سوکھی موجود ہوتی اسے بڑے خلوص سے مہمان کے آگے پیش فرماتے۔

آپ کا دینی علم بہت وسیع تھا۔ ادبی ذوق رکھتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کے بہت سے اشعار آپ کو زبانی یاد تھے۔ جو کہ بعض مواقع پر ہمیں سنایا کرتے تھے

آپ نے مشکل حالات میں بھی بہت مصلحت اندیشی سے وقت گذارا صبر و قناعت آپ کا شیوہ تھے۔

جماعت کے لئے آپ بہت غیرت رکھتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں بھی آپ نے سب احباب کے ساتھ کڑے وقت کو حوصلہ اور جرأت مندی سے نبھایا۔

۱۹۷۷ء میں آپ نے ربوہ میں رہائش اختیار کی۔ ۱۹۷۸ء میں آپ نے دارالیمن غربی میں ہمارے لئے قطعہ زمین خریدا۔ مکان تعمیر کیا۔ اور وہیں رہائش اختیار کی۔ حلقہ یمن سعادت میں بھی آپ البیت سے زیادہ تعلق رکھتے تھے۔

چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے امام وقت کی ہر تحریک میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔

ہم تینوں بھائی بسلسلہ ملازمت بحرین (عربین گلف) میں مقیم تھے۔ وہاں ہم تینوں کو خطوط میں پند و نصائح لکھتے۔ اور ہر وقت ہمارے لئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔

نافع الناس وجود تھے۔ ربوہ میں رہنے کو ترجیح دیتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ مرکز میں آکر مجھے روحانی سکون ملتا ہے عزیز رشتہ داروں سے مل کر نہایت خوش ہوتے تھے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ اڑتالیس سالہ ازدواجی زندگی بڑی خوش اسلوبی سے گذاری۔

والدہ صاحبہ کی وفات ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں ہوئی۔ آپ اس داغ مفارقت سے مغموم سے رہنے لگے تھے۔ چونکہ نصف صدی کا ساتھ تھا بغیر کسی خاص بیماری کے عرصہ ڈیڑھ سال بعد (اہلیہ کی وفات سے) پانچ فروری ۱۹۸۴ء کو فوت ہوئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ صالحہ حمید صاحبہ دارالرحمت غربی ۲ ربوہ سے لکھتی ہیں:

دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات دو بہن بھائی اور کوئی اور رشتہ دار آپس میں جھگڑتے ہیں اور جب تیسرے شخص سے کہا جاتا ہے کہ ان کی صلح کروا دو تو وہ کہتا ہے یہ انکا اپنا معاملہ ہے یہ رویہ درست نہیں۔ صلح کروانے کی کوشش کرنی چاہیئے یہ بات ثواب کا بھی موجب ہے اور معاشرہ میں بہتر تعلقات کا بھی۔

جہاں بھی موقع ملے ہمیں چاہیئے کہ ہم صلح کروانے کے لئے آگے بڑھیں اور صلح کروا دیں۔

بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جائیں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم عبدالباسط صاحب دارالرحمت وسطی نمبر ا ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ مارچ ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "اسامہ باسط" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا بشارت احمد خان صاحب دارالرحمت وسطی نمبر ا کا نواسہ ہے اور چوہدری عبدالحی آف چک ۱۰۹ کا پوتا ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب اختر ساکن ممدانہ ضلع گجرات کا یکم مارچ کو موٹر سائیکل پر ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ جس سے موصوفہ کو اچھی خاصی چوٹیں آئیں۔ خاص طور پر سر کی چوٹ کی وجہ سے انکے دماغ کا اپریشن بھی ہوا ہے۔ ابھی تک بول نہیں سکتیں اور جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم سید عبدالسلام صاحب مورخہ ۲۶ اپریل ۹۳ء کو ربوہ میں رحلت فرما گئے آپ کا اصل وطن بیج بہاڑ کشمیر تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

تصحیح

○ مکرم ملک فضل عمر صاحب لکھتے ہیں کہ "مورخہ ۱۹ مئی ۹۳ء کے الفضل میں میرے بیٹے کے نکاح کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں بیٹے کا نام ملک محمد انور پڑھا جائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ طیبہ صاحبہ زوجہ میجر شفاعت حسین صاحب وصیت نمبر ۱۹۳۵۲ نے راولپنڈی سے وصیت کروائی تھی۔ بعد میں لاہور بھی رہی ہیں۔

○ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالکریم صاحب قوم آرائیں وصیت نمبر ۱۳۰۹۷ سکنہ ۳۹/۱۲۔ل ڈاکخانہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال نے ۱۹۵۱ء میں وصیت کی تھی۔

○ مکرمہ نجمہ سلطانہ صاحبہ ایم اے زوجہ مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب وصیت نمبر ۲۰۰۶۱ نے ۱۹۷۰ء میں گوالمنڈی لاہور سے وصیت کی تھی۔

مندرجہ بالا موصیات کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بقیہ: صدا

۴:۔ ، منیر احمد صاحب ۔،،۔
۵:۔ ، مبارک احمد صاحب ۔،،۔
۶:۔ ، اقبال احمد صاحب ۔،،۔
۷:۔ محترمہ اقبال بی بی صاحبہ بیٹی
۸:۔ ، زبیدہ بی بی صاحبہ ۔،،۔
۹:۔ ، محمودہ بیگم صاحبہ ۔،،۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو دارالقضاء میں تیس ۳۰ یوم سے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بابت ترکہ محترمہ شائستہ روبینہ صاحبہ)

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد علی صاحب مکان ۲۶/۷ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان بیٹی محترمہ شائستہ روبینہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مکان نمبر ۲۶/۷ دارالیمن وسطی ربوہ میں سے ان کا حصہ دیگر ورثاء میں بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱:۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ والدہ
۲:۔ ، آنسہ بشریٰ صاحبہ بہن
۳: مکرم ظہیر احمد صاحب بھائی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم عبدالمومن محمود صاحب بابت ترکہ مکرم سردار یعقوب احمد صاحب)

○ مکرم عبدالمومن محمود صاحب مکان ۱۲/۹ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم سردار یعقوب احمد صاحب محمود گر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا مکان نمبر ۱۲/۹ دارالعلوم غربی ربوہ میرے اور میرے بھائی مکرم عبدالمحسن صاحب محمود کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ بیوہ
۲:۔ ، سکینہ بیگم صاحبہ بیٹی
۳:۔ ، زہرہ پروین صاحبہ ۔،،۔
۴:۔ ، نسیم اختر صاحبہ ۔،،۔
۵:۔ مکرم عبدالمحسن محمود صاحب بیٹا
۶:۔ ، عبدالمومن محمود صاحب ۔،،۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم بشیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد اسماعیل خالد صاحب، مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ ، ، ، ، ،)

○ مکرم چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب اور بہن محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ نے درخواست کی ہے کہ ان کا قطعہ ۸/۱۳ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ اور ان کی امانت صدر انجمن احمدیہ کھاتہ نمبر ۹/۱۰۷ میں موجود رقم مبلغ ۱۵۳۲/۱۹ روپے اور امانت تحریک جدید کھاتہ ۹/۱۰ میں موجود رقم مبلغ ۳۷۱۰/۶۸ روپے ورثاء میں شرعی حصص کے مطابق تقسیم کئے جائیں۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱:۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (بیوہ۔ کوئی اولاد نہیں)
۲:۔ ، سرفراز بیگم صاحبہ (بیوہ۔ کوئی اولاد نہیں)
۳:۔ مکرم بشیر احمد صاحب بھائی
۴:۔ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بہن

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کامیابی

عزیزم مکرم سہیل احمد صاحب مرزا ابن بشارت احمد صاحب مرزا نے انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا سے ۱۰۴۴/۱۲۵۰ (۸۳%) مارکس لیکر سول انجینئرنگ کا فائینل امتحان پاس کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

○

چھیڑے ہیں مرے دل نے
نغمات بہت نازک

ہیں ہجر گزیدہ کے
حالات بہت نازک

ہر دن ہے بڑا مشکل
ہر رات بہت نازک

پلکوں پہ سجا لائی
سوغات بہت نازک

ہے عجزِ بیاں حائل
اور بات بہت نازک

وہ آنکھوں سے پڑھتا ہے
جذبات بہت نازک

اُس گود میں گذرے ہیں
لمحات بہت نازک

یُوں لاڈ سے پڑتی ہیں
عادات بہت نازک

اُن ہاتھوں میں آہن ہیں
یہ ہاتھ بہت نازک

امۃ الباری ناصر

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۲۵ مئی۔ شدید گرمی کی لہر بدستور جاری ہے۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے سپریم کورٹ میں درخواست دی ہے کہ ۱۴ جولائی کو انتخابات کا انعقاد روک دیا جائے۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ معزول وزیر اعظم کی اس درخواست پر ایک دو دن میں سپریم کورٹ کی رولنگ آسکتی ہے۔

○ سپریم کورٹ میں قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف درخواست کی سماعت کے دوران اٹارنی جنرل عزیز اے منشی کے دلائل مکمل ہو گئے۔ نگران وزیر اعظم کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر نے اپنے دلائل شروع کر دیئے۔

○ وزرائے اعلیٰ پنجاب، سندھ اور سرحد نے اتوار کے روز نگران وزیر اعظم سے مشترکہ ملاقات کی اور سپریم کورٹ کے متوقع فیصلہ پر حکمت عملی کا تعین کیا گیا وزیر اعظم نے یقین دہانی کروائی کہ صوبائی اسمبلیاں نہیں توڑی جائیں گی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ اسمبلیاں دھاندلی کی پیداوار تھیں سپریم کورٹ کچھ بھی فیصلہ کرے ہم اپنے موقف پر قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کا مینڈیٹ ہی امرت دھارا ہے۔

○ ایمرجنسی کا نفاذ روکنے کے لئے میاں نواز شریف اور بے نظیر کے درمیان پیغامات کا تبادلہ ہوا ہے۔ دونوں بڑے سیاسی گروپ اس قسم کی کوئی صورتحال نہیں چاہتے۔ مفاہمت کے لئے بھی کوششیں کی جارہی ہیں۔

○ پاکستان نے بوسنیا کے بارے میں امریکہ اور مغربی ممالک کے مجوزہ منصوبے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ سربیا کو مسلمانوں کے علاقوں پر قبضے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے پاکستان کی درخواست پر بلائے گئے سلامتی کونسل کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس منصوبے کے نقائص واضح کئے۔ اور عالمی برادری پر زور دیا کہ سربیا کی جارحیت روکی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ منصوبہ سے امن کے مستقبل پر گہرے اور دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔

○ سلامتی کونسل کے اجلاس کے بعد اسلامی ملکوں نے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ ان کو بوسنیا میں فوجیں بھجوانے کی اجازت دی جائے مسلمان ملکوں نے بوسنیا سے اسلحہ کی پابندی اٹھانے کا بھی مطالبہ کیا۔

○ سلامتی کونسل بوسنیا کے بارے میں تین قرار دادوں پر غور کر رہی ہے ایک میں بوسنیا میں محفوظ علاقوں کے قیام۔ دوسری میں بوسنیا اور سربیا کی سرحدوں کے درمیان اقوام متحدہ کے مبصرین کی تعیناتی اور تیسری قرار داد میں جنگی جرائم کا ٹربیونل قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

○ مغربی ملکوں کے نظر ثانی شدہ امن منصوبے پر عملدرآمد کے لئے روس کا ایک ایلچی بلغراد پہنچ گیا ہے۔ وہ امن منصوبے پر جلد از جلد عملدرآمد چاہتے ہیں۔

○ افغانستان کی کابینہ کا پہلا اجلاس جلد کابل میں ہوگا۔ نامزد افغان وزیر اعظم کابل پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ کابینہ کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

○ کمبوڈیا میں ۲۰ سال بعد اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ہونے والے عام انتخابات میں پولنگ تیسرے دن بھی کامیابی سے جاری رہی۔

○ صومالیہ میں قحط اور خانہ جنگی سے گھر بار چھوڑ کر جانے والے افراد واپس دارالحکومت میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔

○ بلوچستان میں ۵ نئے اضلاع کے قیام کے بعد قومی اسمبلی کی نئی حلقہ بندیاں قائم کی جارہی ہیں۔

○ قبرص کو دوبارہ متحد کرنے کیلئے یونانی اور قبرص حکومتوں میں بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

○ سپریم کورٹ میں رٹ کی سماعت کے دوران چیف جسٹس نے آبزرویشن دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی حکومت کو کام کرنے سے روکنا بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

○ وزارت دفاع نے الیکشن میں فوج کی نگرانی کے کردار کے بارے میں جو پریس ریلیز جاری کیا تھا فوج کے ایک ترجمان نے اس کی تردید کر دی ہے اور کہا ہے کہ اسے انتخابات کی نگرانی اور کنڈکٹ کی غرض سے الیکشن کمیشن کی معاونت کے لئے کہا گیا ہے یہ بہت بڑا کام ہے اس کے لئے پیشگی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے اس پر حقیقی عملدرآمد کا انحصار سپریم کورٹ کے فیصلے اور الیکشن کمیشن کی جانب سے حتمی احکامات کی وصولی پر ہے۔

○ ملک بھر میں گرمی کی شدت سے ۵۷ افراد ہلاک اور ایک ہزار بے ہوش ہو گئے۔ درجہ حرارت ۴۵ ڈگری سے تجاوز کر گیا۔ لُو کے باعث سڑکیں اور گلیاں سنسان ہو گئیں۔

○ ڈھاکہ یونیورسٹی میں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ خالدہ ضیاء نے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزازی ڈگری دی۔ بعض طلباء نے گڑبڑ کی کوشش کی جسے پولیس نے ناکام بنا دیا۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۹۳ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود اس تاریخ کا پرچہ شائع ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

خواتین کیلئے خوشخبری

عید کے موقع پر خواتین کے لان۔ آرگنڈی کاٹن اور بچوں کے ملبوسات پر مورخہ یکم جون ۱۹۹۳ء تک ۱۰ فیصد خصوصی رعائت۔

ھیّہ بوتیک

بالمقابل یوٹیلیٹی سٹور۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشو نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	30	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENITITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

فون ۶۳۲۵۵۱۱

پروپرائیٹرز میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

پتہ